FE
M3

۲۸۹

محمد عبدالرحمن بارکر
مانٹریال - کنیڈا
۳۱ نومبر ۱۹۶۷ء

Kashkol
Hazrat Iftikhar ʿAli Dharrah

~~kaškol~~

~~həzrət yftyxar ʿəli zərra~~
copied from his bəyyaz

1-27 - (Urdu) in Tibb — dated 2nd Dhu-l-Qaʿda, 1254 Jan 17, 1839
27b-32a - empty
32a-37a Tamhid-i Makatib dated 1254 Fasli
37b-39a - Nasb-namah-i Khatim-n-Nabiyin 8 Dhu-l-Qaʿdah 1254 23 Jan. 1839
40a-41a - Faʾidah ?
41b - blank
42a-45b Naql az awraq-i dast khatt-i Hazrat Iftikhar ʿAli Dharrah 2 Dhu-l-Qaʿdah, 1254 Jan. 17, 1839
46a-48b misc. poetry & prose

46 leaves
16 lines per page
leaves 1-27 are in Urdu and deal with medicine

MOONIS BOOK DEPOT
BUDAUN. U. P. (INDIA).

٣

۷۸۶

"کشکول"

اس کشکول میں بہت سی چیزیں بیاض حضرت افتخار علی متخلص بہ ذرّہ سے نقل کی گئی ہیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي هو يطعمني ويسقين واذا مرضت
فهو يشفين والذي يميتني ثم يحيين والصلوة
والسلام على خير خلقه محمد وآله واصحابه اجمعين

جانا چاہئی بعد حمد وصلوة کی یہ بات اللہ صاحب نی انسان کو
پیدا کیا ہی اپنی بندگی کی واسطی اور بندگی کرنا موقوف ہی بدن
کی تندرستی پر اور تندرستی موقوف ہی بدن کی نگاہبانی پر اور
نگاہبانی بدن کی کبھی ہوتی ہی غذا سی اور کبھی دوا سی اور کبھی
بعضی یک شئی ترک کرنی سی اور کبھی کسی عمل کی کرنی سیں پس علم جسمانی
اجناس حکمت ... پر موقوف ہی حسب احادیث نبوی وغیرہ بیچ

جو لوگ اعتراض جو شفاعت کی پر اور اسی طرح تیری دعا کو مفید نہیں جانتے بلکہ اہل
اسلام پر طعن کرتے ہیں ۔ یہ لوگ بیوقوف ہیں ۔ دعا کی قایل ہونے
ہیں کیونکہ دعا جو ہے ایک موہنہ کی بات ہی ہو لیکہ کی بات بدن میں
جا کر کیا اثر کریگی سو اسکا جواب یہ ہی ۔ بات کے تاثیر کا انکار
کرنا محض بیوقوفی ہی کیونکہ بات کے تاثیر کرنے کا ہر کوئی قایل ہی مثلا
کوئی کسیکو برا کہنے لگی اور کہنا بھی ایک موہنہ کی بات ہی مگر غور کرتے
تو ایسے بات ہی ۔ اوسے بدن کو تو ٹکر دل میں جاکر غصہ کو پیدا
کیا اور اسی طرح بھلی بات دل میں جاکر خوشی پیدا کردیتی ہی یہاں سے
معلوم ہوا ۔ جب بری بھلی بات نے دل میں جاکر اثر کیا اور غصہ کو
پیدا کیا اور خوشی کو پیدا کیا تو اللہ صاحب کی ناموں میں اور ناموں کی
اور دعاؤں میں تاثیر نہ جاننا کمال اوسکا حماقت پر دلیل ہے
اور ہر عاقل کے نزدیک طعن کرنیکے قابل ہی کیونکہ دشنام میں تو تاثیر
کا قایل ہووے اور اسمای الٰہی میں تاثیر کا قایل نہو اور انکار کرے تو
اس شخص سے ہر عالم کو چاہیے ۔ اعراض کرے اور گفتگو اسباب میں
اوس کے کرنا موقوف کرے حاصل کلام کا یہ ہی ۔ ان ناموں کا اثر بے
بیحد کیا ہی ایک بدن والے کی روح سو اللہ [illegible] نبی ہمارا حبیب

حضرت صلعم کو اگر رحمت ہیں تمام جہان کے واسطے سو انکو جہان علاج
روح کا سکھلایا ہی علاج کرنا بدن کا بھی بتایا ہی کیونکر ذات اُن
حضرت صلعم کے رحمت ہی تمام جہانکی واسطے سو اونکو اگر علاج بدنکا سکھلانے
تو ہر کوئی اونکی وقت میں اونپر اور بعد اونکے امت کے عالموں پر اعتراض
کرتا اور کہتا الحق لکھانی قران شریف میں اونکو تمام عالم کی واسطے
رحمت فرمایا سو جسم آدمی کا بھی عالم میں داخل ہی سو جسم کے
واسطے کہان رحمت ہوئی پس ہر عالم کو جواب دینا اس اعتراض
کا مشکل پڑتا اور جواب دیہی پوری پوری نہو سکتے سو اس واسطے
اللہ صاحب ہماری حضرت کو علاج بدنکا بھی تعلیم فرمایا ہی ملکر اتنا
جانا چاہیے اگر اطبائے جسمانی حفظ و دواسے علاج کرتے ہیں اور یہ لوگ
دواسے بی علاج کرتے ہیں اور دعاسے اپنی امت کو سکھاتے ہیں
اس واسطے اگر بعض مرض دواسے نہیں جاتی ہیں جب جادو اور
آسیب کا ہونا اور نظر کا لگنا بلکہ بعضے جیز لطور ہیں تانک جنہیں کہ آپ
سکھائی ہیں اگر اونکی کرنے سے بلائیں ٹلتی جاتی ہیں اور اونکی
برکت سی روگی رہتی ہی چنانچہ بیان کرتا ہی اس رسالہ میں
اونکی دو قسم کی جانتا رہا کا سو یہ خاصہ سوا یہ انبیا علیہم السلام کے

دوا ہی کا

واسطی کہ نہیں ہو سکتی ہی اگر پہلی مرض کی آنی سی بطور علاج اوسکا
فرماویں آپ ہی معنی رحمۃ العالمین کی مگر ایک بات جاننا چاہیے اگر طب
نبوی صلعم وحی سے رکھتا ہی اور طب یونانی فقط تجربہ ہی سو تجربہ کو اکثر جگہ
قریب یقین کی بعضوں نے لکھا ہی مگر رتبہ وحی کو ہرگز نہیں پہونچ سکتا
ہی سوای طب نبوی کی یہ کہ اگر کسیکو اپنے بدن کا علاج کرنا منظور ہو وی
تو بھی اپنے یقین کو کامل کری کیونکہ ہر کسیکو اس طب سے موافق یقین
کی فایدہ ہوتا ہی جتنا یقین ہو ویگا اسی قدر اوسے فایدہ بھی ظہور
کریگا اور اگر اسمین خلل کو دخل دیگا تو اور لوگونکی طرح فایدہ سے
محروم رہیگا کیونکہ اسباب اطبا کے علم روحانی کب ہین سو جیسا اونکا علاج
روحانی خلل میں بھی نہیں سماسکتا ویسا ہی علاج جسمانی بھی موافق
عقل کی بھی نہیں سکتی سو مسلمانکو چاہیے کہ اگر علاج اپنے بیمار کا دوا
سے بھی کرین اور دعا سے کرین تو اگر خوب سی نری دعای بر ہو
جاوی مگر علاج کرنا دوا سے اس شخص کو درست ہی اگر استفا حق تعالی
کی طرف سمجھی اور دوا کو سبب کی سواطی سمجھی اور دعا کو بذاتہ شفا د
ستانی سمجھی تو جو شخص منزک اسباب و اہم سبب بعض علمانی دوا کرنیکو
مکروہ جانا ہی اگر دوا اوسکی کرنی بھی بہتر ہوسکتا ہو سی اگر نہ کیا جاوی اور

اور مرنیکی وقت مر نیتی تھی لیکن ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ

تَحِيْدُ . یعنی وہ موت ہی ہے کہ تو جس موت سے بھاگتا یعنی اگر اب

بھی بیماری بھیرا جاتی ہی تو تو دوا کی طرف دوڑتی لیکن تھا اور کبھی

بھروسا اپنی جان کا مرا تیس کرتا تھا سو یہ وہ موت ہی اتو اوس سے

بھاگنا کا رنا تھا مگر صحیح حدیث تھے ہرا دوا کرنا بھی سنت ہی مضائقہ نہیں

کیونکہ اسامہ بن شریک سی کہا ہی ایک دن میں آیا پیغمبر خدا کی پاس

اور لوگ پوچھتے ہی تھی اون سی یا رسول اللہ اگر ہم لوگ بیمار ہوں میں

دوا کریں تو کچھ گناہ تو نہیں ہوتا ہی فرمایا حضرت صلعم نے دوا کیا کرو

ای اللہ کے بندوں اس واسطے کہ حق تعالی جو بیماری پیدا کی ہے

اوسکی دوا بھی ضرور پیدا کی ہی سوای بیماری مرنیکی مضمون حدیث کا

تمام ہوا سو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دوا کرنا بھی جائز ہی مضائقہ نہیں ہے

اور مکروہ انکی حق میں ہی کہ جو لوگ دوا کو تاثیر سمجھتے ہیں واللہ اعلم

اب آگے ہم اوس بیان پر کہ علاج بدن کا کرنا چار چیز سے ہی ایک دوا سے

ظاہری دوسرا پرہیز کرنا جو چیز کو عمل میں لانا جو کچھ بعض چیز کو ترک

کرنا ان چاروں میں سے دوسرا کی بات علاج بدن کا کرنا خاصہ نبیوں

کا تیسری اس علاج میں کوئی حکیم شریک نہیں ہی سو چاروں چیزوں کا بیان

اس رسالہ میں [illegible] اللہ کا کیا جاویگا اور ہر ہر علاج کا بیان حدیث
نبوی سے کیا جاہیے اور اقوال علما کے اس مقدمہ میں بیان ہوویں گے
اس لیے کی آجکل لوگ نایب نہیں بنتے کی اور شراح ہیں اونکی حدیث کے
اور اکثر جو روایت جس کتاب کی ہوگی اوس کتاب کا نام بھی لکھا جاوے
گا اور باب اور فصل اس رسالہ میں نہیں لکھی گئے کیونکہ بڑی کتابوں
میں چاہیے مگر جو حدیث یا قول جس مقدمہ میں بیان ہووےگا اوسکی کسی پر
علاج کا لفظ لکھ دیا جاویگا کیونکہ طب کی کتابوں کے لفظ ایسے مناسب ہیں
اب ہم شروع کرتے ہیں ایمان کے بیان سے علاج جو لکھا سو پہلی علاج جو میں
نکاح کرنا بھی ایک علاج ہے سو پہلے ہم اس علاج کو بیان کرتے ہیں
عَنْ عَائِشَةَ صِدِّيقَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِيْ
وَمَنْ لَمْ يَعْمَلْ بِسُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَتَزَوَّجُوْا
فَاِنِّيْ مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْاُمَمَ وَمَنْ كَانَ ذَا طَوْلٍ
فَلْيَنْكِحْ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَعَلَيْهِ بِالصِّيَامِ فَاِنَّ
الصَّوْمَ وِجَاءٌ لَهُ یعنی عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں [illegible] فرمایا رسول اللہ صلعم

نبی اور نکاح کرنا میری سنت ہی اور جو نکاح نکری وہ میری طریقہ میں نہیں سو جان
اور ای لوکون نکاح کرو میں فخر کرونکا تمہاری ساتھ سب امتوں پر
اور جو شخص ہووی روٹی والا پس چاہئی اوسکو ضرور نکاح کری
اور جو مفلس ہووی پس لایق ہی اوسکو روزہ رکھنا کیونکہ روزہ اوسکو
اخر کو خصی کر ڈالی گا **فایدہ** اس حدیث میں اطلاع فرمایی ایک
تو نکاح کرنا دوسری روزہ رکھنا اس واسطے اور نکاح کرنی سی بدنکو
بھوڑی وھیتن سی امن رہتا ہی اور منی خراب نہیں ہوتی پاتا لیکن کثرت
سی جماع بہتر نکری کیونکہ بدن کو ضعیف کر ڈالتا ہی اور اخر کو امراض طرح
طرح کی پیدا ہو جاتی ہین اور اگر مفلس ہو نکاح کرنی کی طاقت نرکھی
تو وہ روزہ رکھنے کا کری کیونکہ روزہ رکھنی سی زیادتی رطوبت
کی ہونی نہیں پاتی ہی اور امراض بلغمی دفع ہوتی رہتی ہین لیکن ہر روز
اسطرح بھی نکری بلکہ سنت کی طور پر روزہ رکھا کری کیونکہ اسکی کثرت
سی اکثر رطوبت اصلی خشک ہو جاتی ہی تو اخر کو مزاج سوداوی
ہو جاوی گا اور طریقہ سنت کا روزہ رکھنی میں یہ ہی کہ ہر ہفتہ میں
دوشنبہ کو اور پنجشنبہ کو روزہ رکھا کری چنانچہ اسکا بیان کئی طرح سی
حدیث میں آیا ہی جامع مسلم اور ابو داود و ترمذی کی بیچ

وبعکم ہی